حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی ؒ

حج

ایک سراپا عشق و عبادت

جناب باری عزاسمہ کی وہ صفات جو کہ مقتضی معبودیت ہیں، ان کا مرجع دو باتوں کی طرف ہوتا ہے، اوّل مالکیت نفع وضرر، دوئم محبوبیت۔ اوّل کو جلال سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے، اور ثانی کو جمال سے، مگر یہ تعبیر ناقص ہے، جلال محض مالکیت ضرر پر متفرع ہوتا ہے، جس طرح جمال اسباب محبوبیت میں سے ایک سبب ہے، وجوہ محبوبیت علاوہ جمال کے کمال قرب احسان بھی ہیں، سبب اوّل یعنی مالکیت نفع وضرر کا اقتضا معبودیت حدود عقل میں رہ کر ہونا ضروری ہے، اس معبودیت میں عابد کی ذاتی غرض چونکہ باعث عبادت ہوتی ہے، یعنی طمع یا خوف یا دونوں، اس لئے یہ عبادت اس قدر کامل نہ ہوگی جس قدر وہ عبادت جس میں محض ارضاء معبودیت مقصود ہو، ظاہر ہے کہ محبوب کی جو کچھ طاعت اور فرمانبرداری کی جاتی ہے، اس سے محض اسکی رضا مطلوب ہوتی ہے، لہٰذا ضروری تھا کہ دونوں قسموں کی عبادتیں دین کامل میں ملحوظ ہوں، قسم اوّل پر متفرع ہونے والی عبادتوں میں اصل الاصول نماز و زکوٰۃ ہیں اور قسم ثانی پر متفرع ہونے والی عبادتوں میں اصل الاصول روزہ اور حج ہیں۔ روزہ محبوبیت کی منزل اوّل اور حج منزل ثانی ہے، تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ عاشق پر اوّلین فریضہ یہی ہے کہ اغیار سے قطع تعلق کیا جائے جو کہ روزہ میں ملحوظ رکھا گیا ہے، دن کو اگر صیام کا حکم ہے تو رات کو قیام کا، اور آخر میں اعتکاف نے آکر رہے سہے تعلقات کا بھی خاتمہ کر دیا، بحکم مَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ۔ اور من قام رمضان ایمانًا۔ (الحدیث) اگر استیعاب صوم رمضان کا پتہ چلتا ہے تو بحکم احیٰ لیلہ ومن صام رمضان (الحدیث) وغیرہ استیعاب قیام رمضان کا بھی پتہ چلنا ضروری ہے۔ اور چونکہ کمال صومی کے لئے محض

بالرفات ثلاثہ کا جو کہ اصل الاصول ہیں، ترک مطلوب نہیں، بلکہ ان کے علاوہ معاصی اور مشتہیات نفسانیہ کا ترک بھی مقصود ہے۔ من لم یدع قول الزور۔ (الحدیث) اور رب صائم لیس لہ من صومہ الا الجوع (الحدیث) اس کے شاہد عدل ہیں۔ جب ترک اغیار کا اثبات (جو کہ منزل عشق کی پہلی گھاٹی ہے) ہو گیا، اس کے بعد ضروری ہے کہ دوسری منزل کی طرف قدم بڑھایا جاوے، یعنی کوچہ محبوب اور اس کے دار و دیار کی جبہ سائی کا فخر حاصل کیا جاوے، اس لئے ایام صیام کے ختم ہوتے ہی ایام حج کی ابتدا ہوتی ہے۔ جنکا اختتام ایام نحر (قربانی) پر ہے، کوچۂ محبوب کی طرف عاشق کا سفر کرنا جس نے تمام اغیار کو ترک کر دیا ہو اور سچے عشق کا مدعی ہو، معمولی طریقہ پر نہ ہو گا، نہ اس کو سر کی خبر ہو گی نہ پیر کی۔ نہ بدن کے زیب و زینت کا خیال ہو گا نہ لوگوں سے جھگڑا اور لڑنے کا ذکر۔ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ۔ کہاں عشق اور کہاں آپس کے جھگڑے اور لڑائیاں کہاں قلبی اضطراب اور کہاں شہوت پرستی اور آرام طلبی، نہ سرمہ کی فکر ہو گی نہ خوشبو اور تیل کا دھیان، اس کو آبادی سے نفرت، جنگل اور جنگلی جانوروں سے الفت ہونی ضروری ہے۔ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا۔ سیر و شکار جو کہ کار بیکاراں ہے، ایسے عشاق اور مضطر نفوس کے لئے بعید نفرت کی چیز ہو گی۔ وَإِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوا۔ اس کی تو دن رات کی سرگرمی معشوق کی یاد، اس کے نام کو جپنا، اپنے تن بدن کو بھلا دینا دوست احباب، عزیز و اقارب، راحت و آرام کو ترک کر دینا، نہ خواب آنکھوں میں بھلی معلوم ہو گی، نہ لذائذ اطعمہ اور خوشبو دار اور خوش ذائقہ اشربہ والبسہ کا شوق ہو گا ؎

یداری ھواہ ثم یکتم سرہ ۔۔۔ ویخشع فی کل الامور ویخضع

وہ اسکی محبت خوش اسلوبی سے نباہتا رہتا ہے، پھر اس کے راز پر پردہ پوشی کرتا رہتا ہے اور تمام حالات میں مطیع و فرمانبردار رہتا ہے۔

جوں جوں دیار محبوب اور ایام وصال کی قربت ہوتی جائے گی، اسی قدر ولولہ اور فریفتگی اور جوش جنون میں ترقی ہوتی رہے گی ؎

وعدۂ وصل چوں شود نزدیک ۔۔۔ آتش شوق تیز تر گردد

؎ ان دنوں جوش جنوں ہے ترے دیوانے کو ۔۔۔ لوگ ہر سو سے چلے آتے ہیں سمجھانے کو

خون دل پینے کو اور لخت جگر کھانے کو ۔۔۔ یہ غذا دیتے ہیں جاناں ترے دیوانے کو

؎ نوبہار است جنوں چاک گریباں طلبے ۔۔۔ آتش افتاد بجاں جنبش داماں مددے

قریب پہنچتے ہیں (میقات پر) تو اپنے رہے سہے میلے کچیلے کپڑوں کو پھینک دیتے ہیں، اس

وادیٔ عشق میں گریباں اور دامن سے کیا کام ہے

ہم نے تو اپنا آپ گریباں کیا ہے چاک ‌ ‌ اس کو سیا یا نہ سیا پھر کسی کو کیا

دن و رات محبوب کی رٹ پپیہا کی طرح لگی ہوتی ہے۔ (تلیہ پڑھ رہے ہیں) ہے

رٹت پھرے پیو پیو کنارے ‌ ‌ ہمرے پیا تو بدیس سدھارے

برہا بروگ سے تلپت جیہ ‌ ‌ اب جن بول پپیہا پیو

اگر غم ہے تو محبوب کا، اگر ذکر ہے تو معشوق کا، اگر طلب ہے تو پیو کا۔ اگر خیال ہے تو دلبر کا ہے

عشق میں تیرے کوہِ غم سر پہ لیا جو ہو سو ہو ‌ ‌ عیش و نشاط زندگی چھوڑ دیا جو ہو سو ہو

کوچۂ محبوب میں پہنچتے ہیں تو اس کی در و دیوار کے اردگرد پوری فریفتگی کے ساتھ چکر لگاتے ہیں۔ چوکھٹ پر سر ہے تو کہیں دیواروں اور پتھروں پر لب ہے

أمرّ على الديار ديار ليلى[1] ‌ ‌ أقبّل ذا الجدار وذا الجدارا

وما حب الديار شغفن قلبي ‌ ‌ ولكن حب من نزل الديار

کسی نے اگر جھوٹی سی خبر دی کہ معشوق کا جلوہ فلاں جگہ نمودار ہونے والا ہے تو بے سر و پیر ہو کر دوڑتے وہاں پہنچے، نہ کانٹوں کا خیال ہے، نہ راستے کے پتھروں کی فکر ہے، نہ گڑھوں میں گرنے کا سوز ہے، نہ پہاڑوں کی سختیوں کا ڈر ہے۔ مجنون بنی عامر کا سماں بندھا ہوا ہے، بدن میں اگر جوں ڈھیروں پڑی ہیں تو کیا پروا ہے، اہل عقل اور اہل زمانہ اگر پھبتیاں اڑاتے ہیں تو کیا شرم ہے

جب پیت بھئی تب لاج کہاں ‌ ‌ سنسار ہنسے تو کیا ڈر ہے

دکھ درد پڑے تو کیا چنتا ‌ ‌ اور سکھ نہ رہے تو کیا ڈر ہے

اگر ناصح ناداں معشوق کے عشق سے روکتا ہے۔ تو جس طرح آگ پر پانی کے چھینٹے اس کو اور بھڑکا دیتے ہیں اسی طرح آتشِ عشق اور بھڑک جاتی ہے، ناداں ناصح کو پتھر مارتے ہوئے اپنے آپ کو قربان کر دینے کے لئے بیتاب ہو جاتے ہیں۔ ع

ناصحا مت کر نصیحت دل مرا گھبرائے ہے

---

[1] مجنون کہتا ہے کہ میں لیلیٰ کے کوچہ پر گذرتا ہوں، تو کبھی اس دیوار کو چومتا ہوں اور کبھی اس دیوار کو، میرے دل میں دراصل کوچہ کے در و دیوار نے کوئی جگہ نہیں بنائی ہے۔ بلکہ اس گلی کے رہنے والی نے۔

وبھجتی یا عاذلی الملک الذی　　　اسخطت کل الناس فی ارضائہ
اے ملامت گر میری جان اس بادشاہ پہ قربان ہے کہ جسکے راضی رکھنے کی غرض سے میں نے تمام لوگوں کو ناخوش کر دیا ہے۔

فومن احب لاعصینک فی الھوی　　　قسما بہ وبحسنہ وبھائہ
اے ملامت گر میں محبوب کے حسن وجمال کی قسم کھاتا ہوں کہ محبت کے بارے میں ضرور تیری نافرمانی کروں گا۔ (متنبی)

میرے محترم! یہ تھوڑا سا خاکہ حج اور عمرہ کا ہے، اگر دل میں تڑپ اور سینہ میں درد نہ ہو تو زندگی ہیچ ہے، وہ انسان ہی انسان نہیں جسکے دل ودماغ، روح، اعضاء رئیسہ محبوب حقیقی کے عشق اور ولولہ سے خالی ہیں، یہاں عقل کے ہوش گم ہیں، جس قدر بھی بے عقلی اور شورش ہوگی اور جسقدر بھی اضطراب اور بے چینی ہوگی، اسی قدر یہاں کمال شمار کیا جائے گا ۔

سوسہا آداب داناں دیگر اند　　　سوختہ جان در داناں دیگر اند
کفر کافر را و دین دیندار را　　　ذرۂ درد ت دل عطار را

عقل وحیا کے مقید ہونے والے عشاق آرام اور راحت کے طلبگار محبین اپنی سچائی کے اثبات سے عاجز ہیں ۔

عشق چوں خام است باشد لبستہ نام ونگ
پختہ مغزان جنون را کے حیا زنجیر پا است

اس وادی میں قدم رکھنے والے کو سرفروشی اور ہر قسم کی قربانی کیلئے پہلے سے تیار رہنا ضروری ہے، آرام اور راحت، عزت اور جاہ کا خیال بھی اس راہ سخت ترین میں بدنام کرنے والا گناہ ہے ۔

نازپروردہ تنعم نہ برد راہ بدوست　　　عاشقی شیوۂ رندان بلاکش باشد
یقین می داں کہ آں شاہ نکو نام　　　بدست سر بریدہ می دہد جام

مولانا المحترم! اس وادی پر خار میں قدم رکھتے ہیں، اور پھر فکر کا، سر کے جھکنے کا، بیماری کا، ضعف کا، تکلیف کا، عزت وجاہ کا فکر ہے۔ افسوس ہے، مردانہ وار قدم بڑھائیے، اگر تکلیف سامنے ہو تو خوش قسمتی سمجھئے، اگر ستائے جائیں تو محبوب کی عنایت جانئے، پس پردہ طوطی صفت کون گرا رہا ہے، مجنون کو لیلیٰ کے کاسہ توڑ دینے پر رقص ہوتا ہے، جس سے وہ

باقی ص ۵۱ پر